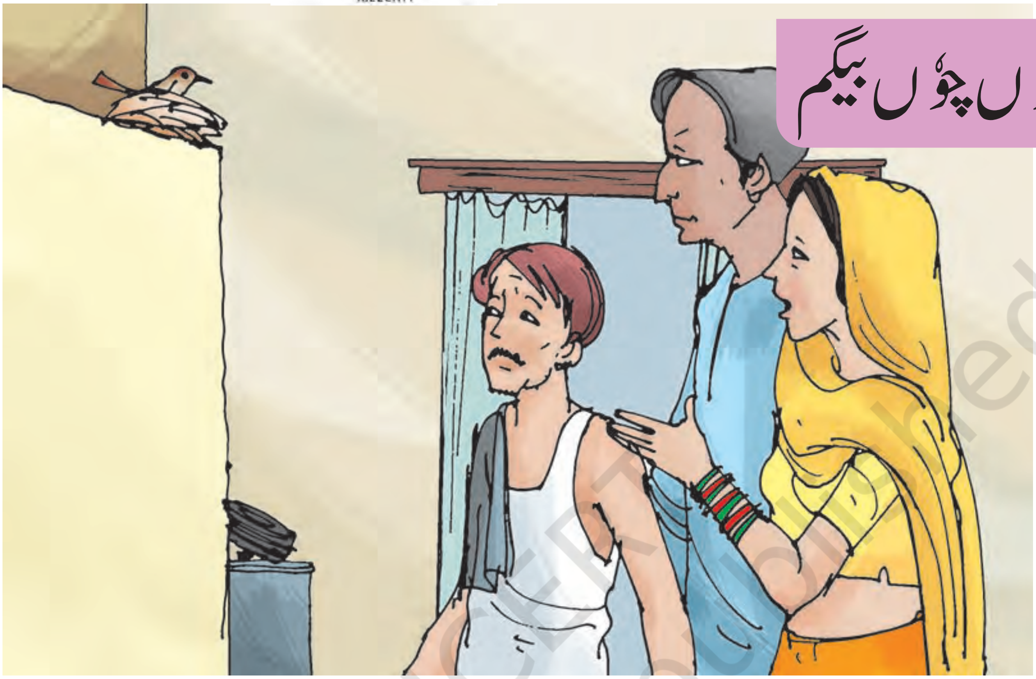

چوں چوں بیگم

ایک ننّھی سی چڑیا چونچ میں گھاس کا سوکھا تنکا لے کر جھروکے سے اندر آئی۔ اس نے یہ تنکا اس جگہ رکھ دیا جہاں وہ گھونسلہ بنا رہی تھی۔ یہ چڑیا بڑی محنت اور لگن سے اپنا گھونسلہ بنانے میں لگی ہوئی تھی۔ وہ تنکوں، درخت کے پتوں، کپڑے کی کترنوں، طرح طرح کے دھاگوں اور سُتلیوں کو اپنے گھونسلے کا حصّہ بناتی جا رہی تھی۔ شام ہوتے ہوتے گھونسلہ تیار ہوگیا اور چڑا چڑیا چین سے اپنے نئے گھونسلے میں جا کر سو گئے، ٹھیک ویسے ہی جیسے آپ اپنے اپنے گھروں میں اطمینان، چین اور بے فکری کی نیند سوتے ہیں۔

جب باہر سخت گرمی ہو، لُو چل رہی ہو، بارش کا موسم ہو یا سردی ہو تو گھر کی چھت آپ کو گرمی، سردی، بھیگنے اور بیمار پڑنے سے بچاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ انسان کی بنیادی ضرورتیں روٹی، کپڑا اور مکان ہیں۔

ابھی گھونسلہ بنے دو ہی دن ہوئے تھے کہ مالک کی نظر اس پر پڑی اور نوکر سے گھونسلہ تڑوا دیا۔ چڑیا بے چاری چوں چوں کر کے بہت روئی۔ جب اس کا غم کچھ کم ہوا تو پھر گھونسلہ بنانے میں لگ گئی۔ اس بار نوکر نے بننے سے

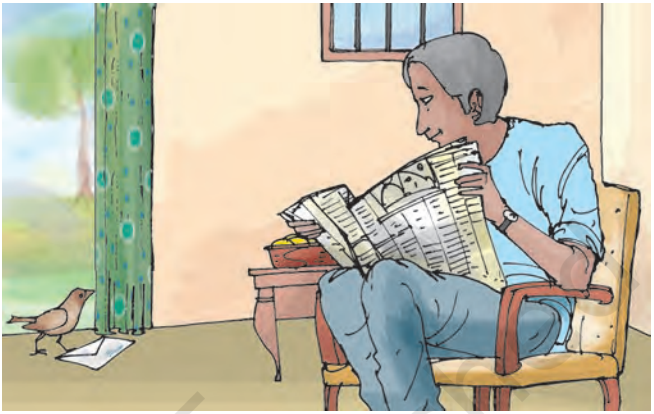

پہلے ہی گھونسلہ توڑ دیا۔ کسی کا گھر چھِن جائے یا ٹوٹ جائے تو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ جتنا بڑا ظلم کسی پرندے کو پنجرے میں قید کرنا ہے، اس سے بھی بڑا ظلم اس کا گھونسلہ توڑنا ہے۔

کچھ دنوں بعد نوکر چھٹّی پر گیا تو بی چڑیا نے دوبارہ گھونسلہ بنایا اور رہنے لگیں۔ اس میں دو ننّھے منّے بچّے دکھائی دیے۔ بچّوں سے سبھی پیار کرتے ہیں۔ نوکر نے آ کر بچّے دیکھے تو اسے بھی بچّوں سے پیار ہو گیا۔ اس نے سوچا بچّوں کے بڑے ہونے تک گھونسلہ نہیں توڑوں گا۔

بچوں کو دیکھ کر تو مالک بھی نرم پڑ گیا اور اس کی بیوی نے تو سختی سے منع کر دیا تھا کہ گھونسلے کو ہر گز نہ چھیڑا جائے، کیونکہ بہت سی کام کی چیزیں گھونسلے میں مل جایا کرتی تھیں۔ جیسے کتابیں پیک کرنے کے لیے سُتلی، سوئی دھاگا، سیفٹی پن، ہیئر پن جب بھی بیوی صاحبہ کو ضرورت ہوتی کرسی پر چڑھ کر ہاتھ ڈال کر نکال لیتیں اور جس دن ان کی کھوئی ہوئی انگوٹھی بی چڑیا کے یہاں حفاظت سے رکھی ہوئی مل گئی، اس دن تو میاں بیوی نے خوش ہو کر چڑیا کی دعوت کی۔ اب چڑیا مالک کے بھی چھوٹے موٹے کام کرنے لگی۔ جیسے ایک دن پوسٹ مین مالک کا خط نیچے ڈال کر چلا گیا، تب چڑیا ہمت کر کے لفافہ اپنی چونچ میں اٹھا کر کسی نہ کسی طرح پھُدک پھُدک کر اوپر لے ہی آئی اور اسے دروازے پر گرا دیا۔ اس طرح وہ لفافہ مالک کو مل گیا۔ مالک چڑیا کے محسن اور مہربان تھے۔ موقع ملتے ہی ہمیں کسی کے اِحسان کا بدلہ چکا دینا چاہیے۔ بہر حال، چڑیوں اور انسانوں کی دوستی صدیوں سے چلی آ رہی ہے اور ہمیشہ چلتی رہے گی۔ اس لیے کہ پرندوں کی چہکاریں، چڑیوں کی چوں چوں دنیا کے بہت سے میٹھے نغموں میں سے ہیں۔

(شفیقہ فرحت)

© NCERT not to be republished

مشق

1 معنی یاد کیجیے:

جھروکا	:	ایک طرح کا روشن دان
غم	:	دکھ
مُحسن	:	احسان کرنے والا
چہکاریں	:	پرندوں کی چہچہاہٹ

2 نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو بلند آواز سے پڑھیے:

گھونسلہ (عام طور پر اس لفظ کو گھوسلہ یعنی بغیر نون غنہ کے بولا جاتا ہے)　　مَنُع　　لِفَافَہ

3 غور کیجیے:

(i) انسان اور پرندوں کے بیچ لگاؤ اور محبت کا تصور کیجیے۔ ہمارے آس پاس پائے جانے والے یہ جانور اور پرندے انسان کے ساتھ کیسے گھُل مِل جاتے ہیں اور ہماری زندگی کا حصہ بن جاتے ہیں۔

4 سوچیے اور بتائیے:

(i) چڑیا اپنا گھونسلہ کس طرح بناتی ہے؟

(ii) گھر کی چھت ہمارے لیے کیوں ضروری ہے؟

(iii) چڑیا کے گھونسلے میں کون کون سی چیزیں مل جاتی تھیں؟

© NCERT not to be republished

(iv) چڑیا کے کس کام سے مالک بہت خوش ہوئے؟

5 خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے بھریے:

میٹھے   لفافہ   مکان   گھونسلہ   دوستی

(i) چڑیا بڑی محنت اور لگن سے اپنا.......................بنانے میں لگی ہوئی تھی۔

(ii) انسان کی بنیادی ضرورتیں روٹی، کپڑا اور.......................ہیں۔

(iii) چڑیا اپنی چونچ میں مالک کا ایک...........لے کر آئی اور دروازے پر گرا دیا۔

(iv) چڑیوں اور انسانوں کی.......................صدیوں سے چلی آ رہی ہے۔

(v) چڑیوں کی چوں چوں دنیا کے بہت سے...............نغموں میں سے ایک ہے۔

6 نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے:

کپڑے   ضرورتیں   کتابیں   چیزیں   چہکاریں

7 عملی کام:

(i) اس بات پر غور کیجیے کہ آپ کا گھر سردی، گرمی اور برسات کے موسموں سے آپ کو کس طرح محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے بارے میں پانچ جملے لکھیے۔

(ii) آپ اپنے گھر، اسکول یا آس پاس کے علاقے میں چڑیا کا گھونسلہ تلاش کیجیے، اس کو غور سے دیکھیے اور اس کے بارے میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished